

شماره نمبر  
2

دومانی رسالہ رجب و شعبان 1440ھ

مدقق پرنٹ  
2019ء

# ترجمان احناف

اہل السنّت والجماعت علماء دیوبند کے مسلک، عقائد و نظریات کا امین



مدیر اعلیٰ

مناظر اسلام وکیل احناف

مدیر اعلیٰ  
اہل صاحب

مفتی محمد ندیم محمودی

حجرت  
2019ء

سرپرست اعلیٰ نوجوانان احناف علماء دیوبند پاکستان

- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خون پینے والی روایت کی فنی حیثیت
- احل حدیث یا منکر حدیث
- میثم رضا خانی کے مضمون پر ایک نظر
- الیاس عطاری کے ناکام دفاع کا تعاقب
- عبادت نماز جنازہ کا تحقیقی جائزہ

نوجوانان احناف طلباء بعد پاکستان

مولانا امیر سعید 03449474566

برائے خط و کتابت: مسجد ابراہیم جہانگیر چوک لطیف آباد پشاور

## ابو حامد رضوی کا الیاس عطاری کے ناکام دفاع کا تعاقب

اکاؤنٹنٹ شعیب اکرام حیاتی

قارئین کرام! کچھ سال قبل حضرت مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی حفظہ اللہ نے ایک جلسہ عام میں حضرت جہاد غفاریؒ صحابی رسول ﷺ کے متعلق الیاس عطاری کے گستاخانہ و توہین آمیز کلمات پر شرعی گرفت کی۔ جو بعد میں سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی۔ اب کچھ عرصہ قبل ہمیں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ رضا خاندوں کی جانب سے الیاس عطاری کے دفاع میں ایک مجہول شخص نے ویڈیو بنائی ہے جس کا نام ابو حامد رضوی ہے اور اس نے چند لوگوں کے حوالہ جات پیش کئے کہ دیکھو یہ واقعہ تو تمہاری کتابوں میں بھی ملتا ہے اور یہ کہ الیاس عطاری کے رجوع نامہ کا ذکر کیا ہے۔ الیاس عطاری نے حضرت جہاد غفاریؒ کی بدترین گستاخی کی ہے جس کی یسپا پوتی کرنے کے لیے آگے ابو حامد رضوی آئے ہیں جس کا وجود بھی نامعلوم ہے۔ اس گستاخ کی اصل بنیاد عبد المصطفیٰ اعظمی کی کتاب ہے جس کو الیاس عطاری نے چھاپ کر اس کا عقیدہ بھی مان لیا ہے اور گستاخی کو بھی باقی رکھا ہے۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمانؓ مسجد النبوی الشریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے اندر منبر منور پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ اچانک ایک بد نصیب اور خبیث النفس انسان جس کا نام "جہاد غفاری" تھا کھڑا ہو گیا اور آپؐ کے دست مبارک سے عصا شریف چھین کر توڑ ڈالا! خدائے قہار و جبار جل جلالہ نے اس بے ادبی اس پر اس گستاخ کو یہ سزا دی کہ اس کے ہاتھ میں مرض اکلہ ہو گیا اور وہ یہ سزا پا کر ایک سال کے اندر ہی مر گیا۔

(بیانات عطاریہ، حصہ 3، ص 454 مطبع دعوت اسلامی لاہور)

اکرامات محمد بنی رضی اللہ عنہ، ص 19، مطبع دعوت اسلامی (لاہور)

اکرامات صحابہ، ص 91-92، مطبع دعوت اسلامی (لاہور)

اکرامات صحابہ، ص 91-92-93، مطبع دعوت اسلامی گجرات الہند ہندی نسخہ

اکرامات صحابہ، ص 68، مطبع سنی دار الاشاعت، فیصل آباد

اکرامات صحابہ، ص 71، مطبع رومی پبلیکیشنز (لاہور)

اکرامات صحابہ، ص 68، مطبع مکتبہ غوثیہ سلطانپور، فیصل آباد

اکرامات صحابہ، ص 68، مطبع مکتبہ غوثیہ سلطانپور، فیصل آباد

اکرامات صحابہ، ص 60، مطبع ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ اردو بازار (لاہور)

اکرامات صحابہ، ص 60، مطبع ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی

اکرامات صحابہ، ص 91-92، مطبع دعوت اسلامی گجرات الہند

مندرجہ بالا وہ کتب ہیں جس میں بیعت رضوان میں شامل اس صحابی کو معاذ اللہ جس میں ضیعت النفس، مردود، گستاخ و بے ادب کہایا ہے۔ معاذ اللہ قارئین کرام! مولانا ساجد خان نقشبندی صاحب نے جب الیاس عطاری پر گرفت کی تو مجہول ابو حامد رضوی نے اس پر تاویل کی، تو اب ہم نے الیاس عطاری کی کتاب بیانات عطاریہ اس لیے پیش کی ہے کی کوئی رضا خانی اب یہ انکار نہ کر دے کی یہ تو عبد المصطفیٰ اعظمی کی کتاب تھی، تو اب رضا خانیوں سے سوال یہ ہے کی یہ بات تو خود الیاس عطاری نے اپنے بیان میں کہی ہے تو اس پر توبہ کیوں نہیں کرتا اگر توبہ کی ہے تو مجہول ابو حامد رضوی نے رجوع نامہ کیوں نہیں پیش کیا؟ نیز اگر توبہ کی ہے تو کیا بریلوی مذہب میں گستاخ رسول ﷺ خواہ وہ گستاخی دیدار دانستہ ہو یا کسی غلط فہمی کی بنیاد پر ہو کیا معاف ہو جاتی ہے؟ اگر نہیں تو الیاس عطاری کی توبہ کا ڈھونگ نہ رچا جایائے



اور اگر ہو جاتی ہے تو جنید جمشید مرحوم کو معافی کیوں نہیں ملی یہی الیاس عطاری نے رجوع کیا ہے تو ابو حامد رضوی صاحب آپ کا دعویٰ ہے کہ الیاس عطاری نے حضرت جہاہ غفاریؒ کی گستاخی سے توبہ کر لی ہے تو یہ شعوفہ آپ نے چھوڑ تو دیا۔ مگر پوری جوابی ویڈیوں میں علماء دیوبند اور لوگوں پر لعن طعن کرنے کے علاوہ کوئی بھی دلیل پیش نہیں کر سکے اور تو خود ہی اقرار کر گئے کہ حضرت جہاہ غفاریؒ صحابی رسول ﷺ ہیں۔

حضرت تھانوی علیہ الرحمۃ پر گستاخی کا الزام کی ناکام کوشش کا دندان شکن جواب

ابو حامد رضوی نے اپنے مسکلی تعصب و جہالت دکھاتے ہوئے حضرت تھانویؒ کی طرف جمال الاولیاء نامی کتاب کو منصوب کیا ہے۔

الجواب : اول تو یہ کہ جمال الاولیاء نامی کتاب حضرت تھانویؒ کی نہیں ہے یہ علامہ یوسف نبسانی صاحب کی کتاب جامع کرامات اولیاء کی تلخیص کا ترجمہ ہے یہ حضرت تھانویؒ کی کتاب قطعاً نہیں۔ اب ہم وہ عبارت نقل کرتے ہیں جس کا ترجمہ حضرت تھانویؒ نے کیا ہے۔

”بادروی اور ابن سکین نے عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عثمانؓ ممبر پر تھے کہ جہاہ غفاریؒ آپ کی طرف اٹھے اور آپکا عصا لیکر توڑ ڈالا تو ان جہاہ پر ایک سال بھی نہ گزرا تھا کہ ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے مرض آکلہ بھیج دیا اور اسی سال انکا انتقال ہو گیا۔ (جمال الاولیاء، ص 59-60)

اب اس جامع کرامات اولیاء کا ترجمہ کس طرح رضا خانی مولوی نے تبدیل کر کے سخت لہجے میں کیا ہے ملاحظہ ہو:

"علامہ ماوردی اور ابن سکین نے ابن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے کی جہاں غفاری جب حضرت عثمانؓ خطبہ دے رہے تھے، اٹھا اور آپ کی لاشیٰ لے کر توڑ دی۔ ابھی ایک سال بھی نہیں گزرا تھا کہ اس کے ہاتھ میں مولا کریم نے گوشت خور پھوڑا نکالا اور وہ اس سے مر گیا"۔ (مترجم جامع کرامات الاولیاء، ج 1، ص 252 عربی مکتبہ الشافیہ بیروت کے جلد 2، ص 151 اور مرکز سنت برکات رضا فور بندر گجرات الحمد کے جلد 2، ص 151 پر ہے)

قارئین کرام! فیصلہ آپ کریں کہ کتاب جامع کرامات اولیاء کا صحیح و مہذب انداز میں ترجمہ کس نے کیا ہے؟ اور یہ کہنا کہ "حضرت" اور "رضی اللہ عنہ" بھی نہیں لکھا ہے۔ تو وہ اس لیے ہوا کیوں کہ یہ کتاب جب حضرت تھانویؒ کی ہے ہی نہیں تو جیسا علامہ نبہانی نے اپنی کتاب میں نقل کیا وہی ترجمہ کر دیا اور رضا خانی نے تو حد ہی کر دی غیر مہذب انداز میں ترجمہ کیا ہے۔ نیز "حضرت" یا "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کے الفاظ نہ نقل کرنے اگر گستاخی ہے یا صحابیت کا انکار ہے تو اگر ہم آپ کے گھر کی کتب سے دکھادیں کہ جلیل القدر صحابہ کے ناموں کے ساتھ یہ دونوں اعزازی کلمات موجود نہیں تو کیا آپ ان پر بھی فتویٰ لگائیں گے؟

رضا خانی مولوی نے ترجمہ کس طرح کیا ملاحظہ ہو "کھڑا ہوا" اور "مر گیا" معاذ اللہ، مگر حضرت تھانویؒ نے "جہاں غفاری آپ کی طرف اٹھے" اور آگے لفظ استعمال کیے ہیں "انتقال ہو گیا" اور دوسری جگہ لکھا ہے "مر گئے" مگر رضا خانی مجہول ابو حامد رضوی یہ نہیں بتایا کہ کتاب میں یہ واقعہ نقل تو کیا ہے مگر الفاظ اب بھی باقی رکھے ہیں۔

حوالہ نمبر ثانی کا جواب:

ابو حامد رضوی کذاب نے کسی معراج الحق صاحب کی کتاب کو پیش کیا ہے تو جناب من پہلے اس بندے کا معتبر ہونا بھی تو ثابت کریں جس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا ہے۔

حوالہ نمبر چالٹ کا جواب : مجہول ابو حامد رضوی نے ایک کتاب "قہر خدا وندی بر گستاخان اصحاب النبی" علیہ السلام نامی کتاب پیش کی ہے اور اس کتاب کے مصنف کا نام لکھا ہے "محمد اسماعیل غزنگی" اور جس پر اس نے امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر علیہ رحمہ کا ایک خط کا ذکر کیا ہے جس کے حوالے سے ابو حامد نے محمد اسماعیل صاحب کو شاگرد ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے، جس کا جواب میں دو حصوں میں دیتا ہوں۔

حصہ اول: سب سے پہلے اس نے جس کتاب کا ذکر کیا ہے اس کتاب پر مصنف کا نام "محمد اسماعیل غزنگی" لکھا ہے اور اس ہی کے ساتھ ابو حامد رضوی نے امام اہل سنت کا خط پیش کیا ہے جس میں لکھا ہے "قاضی محمد اسرائیل صاحب" تو ابو حامد رضوی کذاب صاحب آپکا جھوٹ تو پکڑا گیا ہے جس خط میں اسرائیل لکھا ہے اس کو تم نے اپنے مجدد صاحب کی سنت پر عمل کرتے ہوئے عوام کے سامنے "اسماعیل" نام سے پیش کیا اور یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کی یہ بندہ امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدر علیہ رحمہ کا شاگرد ہے مگر تمہاری کذب بیانی میں نے ویڈیو کے شروع میں سن لی تھی اور تب ہی تمہاری خباثت کا اندازہ لگا بھی لگا لیا تھا۔

حصہ دوم: قارئین کرام یہ دیکھیں کہ خط میں نام دوسرے بندے کا ذکر ہے جو محمد اسماعیل نہیں بلکہ محمد اسرائیل ہے اور خط سے عوام کو اس نے دھوکا دینے کی کوشش کی، اور اس خط کو بنیاد بنانے کی کوشش کی ہے جس میں کسی اور



سے ملاقات کرنے کا ذکر ہے جسکا نام قاضی محمد اسرائیل صاحب ہے۔ اس خط کو اس نے پیش تو کیا بڑے دھڑلے سے مگر یہ بھول گیا کہ میں خود ویڈیو میں اسرائیل بول رہا ہوں، اس خط کو اس نے تقریباً بنانے کی ناکام کوشش کی ہے جو کہ ایک جھوٹ ہے کیونکہ خط کسی اور کے لیے تھا اور اس بھول ابو حامد رضوی کذاب نے محمد اسماعیل نامی بندے کو امام اہل سنت کے کھاتے میں ڈالنے کی کوشش کی جس سے اس کے دھوکے کا پردہ فاش ہو گیا ہے الحمد للہ حوالہ نمبر رابع کا جواب: اس میں بھی اس نے وہی غیر معروف شخص کا حوالہ دیا ہے۔

حوالہ نمبر خامس کا جواب: اس میں ابو حامد رضوی نے مولانا ضیاء الرحمن فاروقی کے اقوال کے حوالے سے کسی حافظ ندیم صاحب کی کتاب عقائد راشدین نامی کتاب کو پیش کیا ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی کتاب نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ مولانا کے اقوال جمع کرنے والے جناب کا معروف ہونا اور معتبر ہونا بھی تو ثابت کریں۔

کیونکہ یہ معتبر اور اقرار والے پلانڈ آپ ہی کے گھر کے ہیں کہ فلاں ہمارا نہیں فلاں ہمارے اقرار میں سے نہیں لہذا اس کا حوالہ ہم پر بھت نہ ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ تو اب اس باب میں بھی صرف ہمارے اقرار کو پیش کریں بس۔

حوالہ نمبر سادس کا جواب: حوالہ نمبر پانچ میں رضا خانی ابو حامد نے جناب روح اللہ نقشبندی صاحب کی کتاب "کشف کرامات اولیائے نقشبندیہ" کے حوالے سے عبارت پیش کی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ مولانا روح اللہ نقشبندی صاحب نے اس واقعہ سے رجوع کر لیا ہے۔ اس کی خبر مجھے محقق العصر مناظر

الاسلام مفتی نجیب اللہ عمر دامت برکاتہم العالیہ سے ملی اور مفتی صاحب کے پاس ان کا رجوع نامہ ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا بھی موجود ہے۔

اور دوسری بات یہ دعوت اسلامی والے ”کرامات صحابہ“ کتاب کا حاشیہ لکھتے ہیں اور مصنف کی طرف سے عذر کیا بیان کرتے ہیں:

”کسی بھی عام مسلمان سے یہ تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ وہ کسی بھی صحابی کے بارے میں جان بوجھ کر نازیبا کلمہ استعمال کرے۔ یقیناً حضرت مصنف کی علم میں نہ ہوگا کہ یہ صحابی ہیں، کیوں کہ یہاں جو معاملہ تھا وہ سیدنا عثمان غنیؓ کے عصا کے توڑنے کا تھا جس کی وجہ سے شاید مصنف سے تسامح ہو گیا ورنہ ہرگز ایسی بات صحابی رسول کیلئے نہ لکھتے۔“

(حاشیہ فضائل صحابہ، ص 91 مطبع دعوت اسلامی گجرات الہند)

تو جناب من بالفرض الیاس عطاری نے رجوع بھی کر لیا ہو تب بھی صاحب کتاب کرامات صحابہ کا رجوع تو ثابت نہیں وہ تو بنا رجوع ہی اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ اب تم نے اپنی کتب سے ثابت کرنا ہوگا کہ گستاخ اگر توبہ کئے بغیر مر جائے تو کوئی بات نہیں اس نے غلطی سے جو گستاخی کی ہوتی ہے وہ معاف ہو جاتی ہے۔

نیز اس کے بعد آپ نے اپنے دعوے کے مطابق الیاس عطاری کا رجوع نامہ و توبہ نامہ بھی پیش کرنا ہے۔

حضرت جہاہ غفارؓ کے واقعہ کی تحقیق:

قارئین کرام! اب ہم آپ کے سامنے اس واقعہ کی تحقیق پیش کرتے ہیں کہ اس واقعہ کو کن کن علماء و محدثین نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔ اور کس



طرح نقل کیا ہے جبکہ بریلوی مولویوں نے اسے کس طرح مسخ کر کے پیش کیا ہے۔

امام صلاح الدین خلیل بن ابیک الصفدی لکھتے ہیں۔

والجہجاء هو الذي تناول العصا من يد عثمان وهو يخطب فكسرها ثم  
 ﷺ أخذته في ركبته الأكلة وكانت عصا رسول الله ﷺ

کتاب الوافی بالوافیات، جلد 11، ص 160، مطبع دار احیاء التراث العربیہ،  
 امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

حدثنا قتيبة ثنا بن فليح بن سليمان عن ابيه عن عمته عن ابيها وعمها  
 انهما حضرا عثمان قال فقام اليه جهجاه بن سعيد الغفاري حتى اخذ القضيب  
 من يده قضيب النبي ﷺ فوضعها على ركبتيه ليكسرها فشققها فصاح بها  
 الناس ونزل عثمان حتى داره رومي الله الغفاري ركبته فلم يحل عليه الحول  
 حتى مات۔ (تاریخ الاوسط، جلد 1، ص 79 نسخہ مکتبہ الشاملہ، رقم 311،)  
 امام ابی القاسم الحسن الطبری رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

ن جهجاه الغفاري خذ عصا عثمان التي يتخصر بها فكسرها على ركبته فوقع  
 في ركبته الكلة۔ (کرامات اولیاء اللہ، ص 124 رقم 70: دار الطیبة الریاض،)  
 علامہ یوسف نبہانی نے اپنی کتاب۔ (حجة اللہ علی العالمین جدید، ص 613، مطبع دار  
 الکتب علیہ بیروت لبنان) قدیم نسخہ، ص 862 اور مترجم، جلد 2، ص 650 مطبع  
 ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور) میں اپنی جامع کا ہی واقعہ نقل کیا ہے۔ اور اس میں  
 خبیث النفس، مردود، مر گیا جیسے الفاظ مجھے نہیں مل سکے جو رضا خانی الیاس  
 عطاری اور اس کی بریلوی جماعت نے اس واقعہ کے نقل میں اپنے بد باطن کی  
 وجہ سے اضافہ کر کے نقل کیا ہے۔

الامام العلامة القاضی ابی الفضل عیاض بن موسیٰ الیصبی رحمۃ اللہ علیہ ایک روایت نقل کرتے ہیں۔

”وحكى ان جهجها الغفاري خذ قضيب النبی من يد عثمان وتناولہ ليكسره على ركبته. فصاح به الناس. فاخذته الاكلة في ركبته فقطعها. ومات قبل الحول۔ (كتاب الشفاء، ص 541، رقم 1333، مطبع دہلی)

ترجمہ: ایک روایت ہے کہ جبہ غفاری نے حضور ﷺ کی چھڑی مبارک حضرت عثمانؓ کے ہاتھ سے اس لیے چھینی کہ اسے اپنے گھٹنے پر رکھ کر توڑ دے۔ لوگ اس پر چیخ پڑے۔ بالآخر اس کے گھٹنے میں اکلہ پیدا ہو گیا (جب وہ گلنے لگا) تو گھٹنے کھاتا گیا اور اسی سال وہ مر گیا۔ (مترجم شفاء شریف از مفتی غلام معین الدین نعیمی، جلد 2، ص 63، مطبع مکتبہ علی حضرت دربار مارکیٹ لاہور)

مولوی محمد الطہر نعیمی خطیب جامع آرام باغ کراچی نے ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ہیڈنگٹ لکھی ہے۔ وہ بھی ملاحظہ ہو:

”حضور علیہ السلام کے عصائے مبارک کی توہین پر نبی سزا“۔

جبہ غفاری نے حضور علیہ السلام کا عصائے مبارک حضرت عثمانؓ کے ہاتھ سے چھین کر اپنے گھٹنے پر رکھ کر توڑنا چاہا لیکن لوگوں نے شور مچا کر اس کو روک دیا لیکن اس کو نبی سزا اس طرح ملی کہ اس کے گھٹنے میں پھوڑا نکلا جس نے ناسور کی شکل اختیار کر لی جس وجہ سے اس کی ٹانگ کالی گئی اور وہ اسی سال مر گیا۔ (مترجم شفاء شریف، جلد 2، ص 111، مطبع مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ

لاہور)

مولوی احمد علی شاہ بٹالوی اس واقعہ کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

اور بیان کیا گیا ہے کہ جہاہ غفاری نے آنحضرت ﷺ کی چھڑی مبارک حضرت  
 جن کے ہاتھ سے اس لیے چھینی کہ اسے اپنے گھٹنے پر رکھ کر توڑ ڈالے۔ تب  
 لوگ چلائے۔ پھر اس کے گھٹنے میں آکھ کا مرض پیدا ہو گیا (آکھ جس سے عضو  
 گل جاتا ہے اور اس کو کاٹ ڈالا اور وہ سال سے پہلے مر گیا۔) (مترجم شفاء  
 شریف، ص 431، مطبع فرید بک اسٹال اردو بازار لاہور)

قارئین کرام! آپ نے دیکھا کے سارے رضا خانوں نے ترجمہ میں کیسی زبان  
 استعمال کی ہے اور "مر گیا" کے لفظ استعمال کیے ہیں مگر ابو حامد رضوی گھر  
 میں توبہ کروانے کے بجائے ہم سے جھگڑ رہا ہے۔  
 الامام الحافظ الکبیر ابی نعیم الاصفہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

حدثنا محمد بن احمد بن موسى البابسيري قال ثنا عبد الله بن ابي داود ثنا  
 هشام بن خالد ثنا الوليد قال ثنا مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر: ان  
 جهجاه الغفاري قام الى عثمان وهو على المنبر يخطب، فاخذ العصا من يده  
 وضرب بها ركبته، وشق ركبة عثمان وانكسرت العصا، فمال الحول على  
 جهجاه حتى ارسل الله دية الاكلة فمات منها۔

(دلائل النبوة، جلد 2، ص 581، مطبع دار النقائس بیروت)

رضا خانی حافظ قاری محمد طیب صاحب ہیڈنگ لگاتے ہوئے اس کا ترجمہ لکھتے  
 ہیں۔ حضرت عثمان کو ایذا دینے والے کا انجام:

ترجمہ: حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک بار بلوہ کے دنوں میں جہاہ  
 غفاری اٹھا اور عثمان غنی (جب کہ وہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے) کے ہاتھ سے  
 عصا چھین لیا اور ان کے گھٹنے پر دے مرا جس سے ان کا گھٹنا سخت زخمی ہو گیا  
 ۔ اور عصا ٹوٹ گیا پھر ایک سال بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ اللہ نے جہاہ کے



ہاتھ میں ایک موڑی پھوڑا پیدا کر دیا جس کی تکلیف سے وہ ہلاک ہو گیا۔  
 (مترجم دلائل النبوة، ص 520، مطبع ضیاء القرآن پبلیکیشنز کراچی)  
 رضا خانی جناب بشیر حسین ناظم اس واقعہ جو شواہد النبوة میں ہے اس کا ترجمہ کرتے ہوئے ہیڈنگٹ لکھتا ہے۔ "حضرت عثمان کی دل آزاری" ترجمہ: انہی ایام میں جہاد بن سعید غفاری نے حضرت عثمان سے حضور علیہ السلام کا عصا مبارک چھین لیا اور اپنے گھٹنے پر رکھ کر اسے توڑ دیا۔ لوگوں نے اس فعل فجیع پر واویلا کیا۔ اس وقت اس کے گھٹنے میں ایک بیماری پیدا ہو گئی جس کے سبب سال کے اندر مر گیا۔

(مترجم شواہد النبوة، ص 275، مطبع مکتبہ نبویہ صحیح بخاری روڈ لاہور)  
 اس مترجم دلائل النبوة کا مقدمہ بریلویوں کے پیر اقبال احمد قادری نے لکھا ہے علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی لکھتے ہیں۔  
 واخرج ابو نعیم فی الدلائل: عن ابن عمر ان جہاد الغفاری قام الی عثمان وهو علی المنبر یخطب، فأخذ العصا من یدہ فکسرها علی ركبته، فما حال الحول علی جہاد حق ارسل اللہ فی رجلہ الاکفة، فمات منها۔

(تاریخ الخلفاء، ص 132، مطبع دار ابن حزم)  
 رضا خانی مولوی جس بریلوی اس کا ترجمہ کرتے ہوئے ہیں:  
 ترجمہ: ابو نعیم نے دلائل میں ابن عمر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ایک جمعہ کو حضرت عثمان خطبہ فرماتے تھے کہ جہاد غفاری نے آپ کے دست مبارک سے آپ کا چھین لیا اور گھٹنے پر رکھ کر وہ ٹکڑے کر دیا۔ ایک سال بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ وہ آکھ (کیٹرس) کے مرض میں مبتلا ہو گیا۔

(تاریخ الخلفاء، ص 359، مطبع پروگریس بکس)

امام ابن شیبہ نے اپنی تاریخ میں اور امام ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں، اور امام سخاوی نے تحفہ میں امام ابن عبد البر مالکی کے حوالہ سے نقل کیا ہے اس کے علاوہ بے شمار کتابوں سے میں حوالہ پیش کر سکتا ہوں مگر بدعتیوں نے جو ”خبیث النفس“، ”مردود“ جیسے الفاظ نقل کیے ہیں وہ مجھے کسی کتاب میں نہیں ملے ہیں۔

حضرت سیدنا جہاہ غفاری کی گستاخی کرنے والے رضا خانیوں کی لسٹ دیکھ لیں جس میں وہی گستاخانہ الفاظ ہیں جن پر ابو حامد رضوی نے تاویل کی ہے۔ ہمیں ان سب کا توبہ نامہ و تجدید نکاح و ایمان مطلوب ہے:

مولوی محمد مسعود قادری ————— (حضرت عثمان کے سو واقعات، ص 102، مطبع شاکر پبلکیشنز لاہور)

محمد عبد الحلق توکلی ————— (حضرت سیدنا عثمان غنی، ص 83، مطبع کرمانوالا بک شاپ دربار مارکیٹ لاہور)

مولوی حبیب القدری ————— (میرت حضرت سیدنا عثمان غنی، ص 94، اکبر بک سیلرز اردو بازار لاہور)

محمد یوسف کیفی ————— (تجلیات حضرت سیدنا عثمان ذولنورین، ص 215، مطبع نوریہ رضویہ لاہور)

اور رضا خانیوں کے معروف عالم مولوی جلال الدین احمد امجدی نے یہی واقعہ نقل کیا ہے جس میں اس نے خوب نمک مرچ لگا کر پیش کیا ہے اور ان سب مولویوں نے بد نعیب، بد بخت، خبیث النفس، مردود بے ادب مر گیا جیسے لفظ استعمال کیے ہیں۔ معاذ اللہ

- جلال الدین امجدی ————— (خلیفہ سوم امیر المومنین حضرت سیدنا  
 عثمان غنی ذوالنورین، ص 29، مطبع بھائی میٹ، لاہور)  
 اور اس کی کئی کتابوں میں یہ واقعہ نقل ہے  
 (خلفائے راشدین، ص 96-97، مطبع شبیر، رادرز اردو بازار زبیدہ سنٹر لاہور)  
 (خلفائے راشدین، ص 231، مطبع دعوت اسلامی لاہور)  
 (خلفائے راشدین، ص 114، مطبع اکبر ریلرز اردو بازار لاہور)  
 (خطبات محرم، ص 173، مطبع شاکر پبلکیشنز لاہور)  
 (خطبات محرم، ص 173، مطبع کتب خانہ امجدیہ دہلی الہند)  
 (خطبات محرم، ص 173، مطبع مکتبہ فقیہ ملت دہلی الہند)  
 (خطبات محرم، ص 173، کتب خانہ امجدیہ مہراج گنج بستی پو پنی الہند)  
 (خطبات محرم، ص 200، مطبع کتب خانہ امجدیہ مئیہ محل دہلی الہند)

جاری.....